غسل کرتے ہوئے ناک میں تین دفعہ سے زیادہ پانی ڈالنا کیسا ہے؟

دارالافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ناک میں تین دفعہ سے زیادہ پانی ڈالنا کیسا ہے؟ اور غسل ہوگا یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یاد رکھیے کہ ناک میں تین مرتبہ پانی چڑھانا، سنت ہے۔ اگر تین دفعہ پانی ڈالنے سے مطلوبِ شرعی حاصل ہو جائے تو پھر بلا ضرورت زیادہ مرتبہ پانی کا استعمال کرنا ممنوع ہے اور اگر اطمینان نہ ہوا ہو، تو ممانعت بھی نہیں، یونہی اگر میل چھڑانا مقصود ہو تو پھر بھی تین دفعہ سے زیادہ پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے، البتہ غسل دونوں صورتوں میں ہو جائے گا۔

درمختار میں ہے "(والإسراف) ومنه الزيادة على الثلاث (فيه) تحريما ولو بماء النهر" ترجمہ: اور (اسراف یعنی فضول خرچی) میں سے ہے، تین (دفعہ دھونے) سے زیادہ کرنا، یہ (اسراف) مکروہِ تحریمی ہے، اگرچہ وہ نہری پانی سے ہی کیوں نہ ہو۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "من الإسراف الزيادة على الثلاث أي في الغسلات مع اعتقاد أن ذلك هو السنة لما قدمناه من الصحيح أن النهي محمول على ذلك، فإذا لم يعتقد ذلك وقصد الطمأنينة عند الشك، أو قصد الوضوء على الوضوء بعد الفراغ منه فلا كراهة" ترجمہ: اسراف میں سے تین سے زیادہ بار دھونا بھی شامل ہے، یعنی اعضا کو تین مرتبہ سے زیادہ دھونا جبکہ اس کے ساتھ یہ اعتقاد بھی ہو کہ یہی سنت ہے؛ کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ اس سے ممانعت اسی (اعتقاد) پر محمول ہے۔ پس اگر ایسا اعتقاد نہ ہو اور شک کی صورت میں اطمینان کی نیت سے یا وضو مکمل ہونے کے بعد دوبارہ

وضو کرنے کی نیت سے (زیادہ دھونا) ہو، تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد 1، صفحہ 132، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3833

تاریخ اجراء: 18 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ/16 مئی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net